© rasailojaraid.com

التفسیر: مجلس تفسیر، کراچی جلد:۱۱، شمارہ:۱، مسلسل شمارہ ۲۹، جنوری۔جون ۲۰۱۷ء

قرآنی اصطلاح "کلمہ سواء" کی حقیقی تطبیق

(وحدت الادیان "اور" دینی تکثیریت "کے پس منظر میں)

ڈاکٹر سجاد علی رئیسی

اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹیٹوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

(شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیر پور میرس)

Abstract

Religious pluralism is a new emerging concept of religion which has several meanings.It is similar to the Quranic concept of Wahdatul Adyan(wahdatul Adyan). But on the other hand, the new interpretation of religious pluralism is that most of the scholars are agreed that all religions are seeking the reality for the salvation of Almighty Allah. Somehow realities are existing in every religion. The Quranic version of religious pluralism means monotheistic religions are equally preaching the human being for the salvation of GOD.Indeed,it is an inspiring source to strengthen the religious harmony in the societies. The present paper aims to discuss the concept of pluralism is not matching with the Islamic concept of salvation. Islam completely supports the religious co-existence of every religion but it does not mean that every religion owns completely reality.

Key Words: wahdatul Adyan,Quranic version,Religious pluralism,Quranic concept, completely reality. religious pluralism, Islamic concept,every religion.

وحدت الادیان علوم القرآن کی اصطلاح ہے چوں کہ قرآن نے اہل کتاب کو ایک نقطے (عقیدہ توحید) پر متحد ہونے کی دعوت دی ہے۔اس وحدت اور اتحاد کے تناظر میں اس اصطلاح کو معنون کیا گیا ہے۔ بعض لوگ اس کو دینی تکثیریت (دینی پلورالیزم) کے مترادف اصطلاح تصور کرتے ہیں۔دینی تکثیریت بھی دور حاضر کی ایک ابھرتی ہوئی اصطلاح ہے جس کی تائید اور مخالفت میں بہت سی تحقیقات موجود ہیں۔مقالہ ہذا میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان دونوں اصطلاحات کے مفاہیم میں موافقت ہونے یا نہ ہونے پر بحث کی گئی ہے تاکہ دورِ حاضر کے حالات کے تناظر میں ان دونوں نظریات کے عملی اطلاقات کو ممکن بنایا جا سکے۔

وحدت الادیان سے عمومی مراد اہل کتاب اور امت مسلمہ کو عقیدہ توحید میں متفق اور مجتمع ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو واضح الفاظ میں اس طرف دعوت دی ہے۔ **قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ.** [1] ''کہیے: اے اہل کتاب! آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ سوائے خدائے یگانہ کے کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اُس کا شریک قرار نہ دیں اور ہم میں سے بعض خدا کو چھوڑ کر بعض دوسروں کو خدا کے طور پر قبول نہ کریں۔ جب (وہ اس دعوت سے) سے روگردانی کریں تو کہیے: گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں۔''[2]

اہل کتاب سے کون مراد ہیں اس پر عمیق بحث اور تفحص کی ضرورت ہے لیکن اس حد تک تمام مفسرین اور علماء کلام متفق ہیں کہ اسلام کے ساتھ ساتھ یہودیت وعیسائیت بھی اہل کتاب میں سے ہیں۔ قرآنی دعوت کے مطابق یہ تینوں مذاہب کے ماننے والے اپنے مشترکات (الہامی تعلیمات) بالخصوص عقیدہ توحید پر متفق ہو جائے تو دنیا میں امن وآشتی کے لیے راہیں ہموار ہو سکتی ہیں۔ البتہ اس اتفاق واتحاد کا مطلب مطلقاً دینی تکثیریت (جدید تعبیرات) کی تائید کرنا نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی نیا دین ایجاد کرنا ہے بلکہ خدا وحدہ لاشریک کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہے۔ جو انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ کیوں کہ اس ایک نقطہ پر اتفاق کرنے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ یہودیت، عیسائیت اور اسلام الہامی تعلیمات کی توضیحات وتشریحات پر بھی متفق ہو جائے یا نہ ہونے کی صورت میں ایک دوسرے کی تشریحات کو قبول کرے۔ ایسا ہونا محال ہے کیونکہ اکثر عقائد ونظریات کی تشریحات جن کا تعلق کلامی ہے۔

اس پر شدید اختلافات ہیں جو ایک دوسرے کے لیے قابل قبول نہیں ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی ان کلامی موضوعات کی طرف توجہ دی ہے۔ جیسے عیسائیت کا حضرت عیسیٰ کو اللہ کا begotten son تصور کرنا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۔البتہ پوری عیسائیت اس عقیدہ کے قائل نہیں ہے۔عیسائیت میں ایک فرقہ توحید خالص کا بھی قائل ہے۔جیسے یونیٹر ینیزم کہا جاتا ہے۔

Each religious traditions are authentic manifestations of the real and that each tradition's deity is an authentic face of the real.**(7)**

جان ہیک کے فلسفہ پلورالیزم کا وحدت الادیان سے مطابقت پیدا ہونا مشکل ہے۔وحدت الادیان واجب الوجود تک رسائی کا ایک ہی راستہ کا تعین کرتا ہے جب کہ دینی تکثیریت ہر منہج کو مبنی بر حقیقت تصور کرتا ہے۔ اس وجہ سے وحدت الادیان کے نظریہ کو دینی تکثیریت کا نام نہیں دیا جاسکتا ہے۔ بلکہ ''کلمہ سواء'' میں اتفاق کرتے ہوئے ایک ہونے کی تاکید ہے۔کلمہ سواء یعنی توحید پر ایک ہوتے ہوئے اتفاق واتحاد سے زندگی گزاری جائے۔چوں کہ مسلمانوں اور اہل کتاب (یہود ونصریٰ) سب خدا کی وحدانیت کے قائل ہیں اس لیے اللہ نے شرک باللہ کی نفی اور توحید باری تعالیٰ پر یکجا ہونے کا حکم دیا۔کیوں کہ تمام الہامی وآسمانی مذاہب کے ماننے والوں کو اہل جہنمی اور کافر نہیں کہا جاسکتا ہے جب تک کہ وہ توحید اور قیامت کے عقیدہ کے قائل ہیں۔عقیدہ توحید و قیامت پر یکجا ہونے کا مطلب دینی تکثیریت نہیں ہے بلکہ ایک ہی راہ کی تلاش ہے جس پر چل کر خدا تک پہنچا جاسکتا ہے ایسا نہیں کہ الگ الگ راستوں کو اختیار کر کے کوئی یہ کہیں کہ تمام راستے خدا تک پہنچتے ہیں۔وحدت الادیان کا بنیادی مطلب یہی ہے کہ ایک ہی راستہ جو صحیح اور مستقیم ہو اس کو تلاش کیا جائے۔ اس لیے کہا گیا کہ شرک کی نفی کی جائے۔اس کی بنیادی وجہ ہے یہی ہے کہ شرک ایک راستہ کے بجائے متعدد راستوں کے توسط سے خدا تک پہنچنے کی کوشش کا نام ہے۔جو مستقیم نہ ہونے کی وجہ سے واجب الوجود ک رسائی نہیں پاسکتا ہے۔اس امتناع الممکن سے بچنے کے لیے شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے۔کیوں کہ شرک انسان کو صراط مستقیم سے دور کر دیتا ہے۔اگر آسمانی مذاہب کے ماننے والے الہامی تعلیمات کی نفی کرے اور شرک کا راستہ اختیار کرے تو یقیناً صراط مستقیم سے دور چلے جائے گے جو نجات بعد الممات کے حق دار نہیں بن سکتے ہیں۔ قرآن مجید نے سب کو کلمہ سواء پر یکجا ہونے کی دعوت دی ہے۔ اس سے یہ مفہوم بھی واضح ہوجاتا ہے کہ یہ کلمہ تمام آسمانی مذاہب (اہل کتاب) کے مابین مساوی ہے لہٰذا کوئی ایک مذہب اپنے آپ کو توحیدی قرار دے کر دوسرے مذاہب کو اس سے خارج نہیں کرسکتا۔لیکن بدقسمتی سے مذاہب کے درمیان یہ مناقشہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے کہ اپنے کو موحد قرار دے کر دوسروں کو مشرک قرار دینا۔درحالاں کہ یہ ایک نسبی مسئلہ ہے جس کا مطلقاً کسی ایک مذہب کو مصداق قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔آج شاید ہی کسی کو یہ اختلاف ہو کہ شرک کرنے والے ہر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذہب انفرادی اور گروہی حیثیت سے پائے جاتے ہیں لیکن آسمانی مذاہب کی اصل روح میں شرک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس تصور نسبیت کو اگر تسلیم کیا جائے تو پھر الہامی مذاہب میں ایک دوسرے پر کفر و شرک کے الزمات میں بہت حد تک کمی واقع ہو جائیں گی، جس سے اہل کتاب کے درمیان وحدت کی ایک مستحکم راہ پیدا ہو جائی گی۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے ماننے والوں میں مشرکانہ نظریات کا ہونے سے بھی انکار نہیں کر سکتے ہیں لیکن یہ تینوں مذاہب من حیث المذہب توحید خالص کے قائل ہیں۔ قرآن کے مطابق یہودیت حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا اور عیسائیت حضرت عیسیٰ کا بیٹا مانتے ہیں۔ اس مشرکانہ عقیدے کے باوجود عیسائیت اور یہودیت کے بعض گروہوں میں ابھی بھی توحید خالص کی نظریہ بھی پایا جاتا ہے۔ تاہم یہ دونوں مذاہب تثلیث اور ثنویت کے عقائد کی تعبیر و تشریح میں توحید کے قائل ہیں۔ لہٰذا قطع نظر ان کی تشریحات کے اگر اجمالی طور پر توحید کے قائل ہیں تو اس پر بھی انسانیت وحدت کا بنیاد رکھا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ صاحب تفسیر نمونہ نے لکھا ہے۔

مندرجہ بالا آیت (سورہ آل عمران آیت ۶۴) اہل کتاب کے لیے وحدت و اتحاد کی پکار ہے اور انہیں کہتی ہے کہ تم دعویٰ کرتے ہو بلکہ اعتقاد رکھتے ہو کہ مسئلہ "تثلیث و توحید" کے عقیدے کے منافی نہیں اس لیے تثلیث میں وحدت کے قائل ہو اور اس طرح یہودی شرک آلود باتوں کے باوجود اور عزیز کو خدا کا بیٹا جاننے کے باوجود توحید کے مدعی ہیں یوں تم سب کے سب اصل میں اپنی "توحید" کو مشترک سمجھتے ہو اس لیے آؤ ہم ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اس مشترک بنیاد کو مستحکم کریں اور ایسی غیر مناسب تفسیروں سے اجتناب کریں جن کا نتیجہ شرک ہو اور توحید خالص سے دوری ہو۔'' ۸ البتہ اس وحدت کا مقصد تثلیث اور ثنویت کو قبول کرنا نہیں ہے بلکہ الہامی مذاہب کو مزید انتشار اور افتراق سے بچانا مقصود ہے۔ البتہ اس کے لیے ضروری ہے کہ مذاہب میں غیر توحیدی نظریات کی حوصلہ شکنی کرنے کے اقدامات اٹھائے جائیں۔ سورہ آل عمران میں جہاں کلمہ سواء میں ایکا ہونے کی دعوت دی گئی ہے، وہی پر غیر توحیدی نظریات کی نفی کی گئی ہے۔ کلمہ سواء سے مراد شرک و کفر کے ہمنوائی کے ساتھ توحید پر ایکا ہونا نہیں ہے۔

قرآنی اصطلاح کلمہ سواء کو اس کے سیاق و سباق کے ساتھ سمجھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ حضرت جعفر صادق بن محمد باقر نے اس آیت میں موجود لفظ ''کلمہ سواء'' کے بارے میں فرمایا ہے۔ "ان الکلمۃ ھا ھنا ھی شہادۃ ان لا الہ الاّ اللہُ، وانّ محمداً رسولُ اللہ وانّ عیسی عبداللہ وانّہ مخلوق کآدم۔ ۹'' اس آیت کے سیاق و سباق کے ساتھ مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اللہ کے رسول نے اہل کتاب کو جو دعوت دی تھی اس کو دینی تکثیریت کا نام نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ دینی تکثیریت ہوتی تو پھر قرآن اسلامی دعوت کے قبول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ کرنے پر اس وحدت سے دور ہونے کی بات نہ کرتا۔ اہل کتاب کو سب سے پہلے دین اسلام کی طرف دعوت دی گئی اس دعوت کو قبول نہ کرنے کی صورت میں دوسرے مرحلے پر مشترکات پر ایک ہونے کی دعوت دی گئی اور اس کو بھی قبول نہ کرنے کی صورت میں ان سے الگ ہونے اور دین اسلام کی شان وشوکت کو بیان کرنے کا حکم ہوا، اسی آیت کا آخری جملہ اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب (وہ اس دعوت سے) بھی روگردانی کریں تو کہیے: گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔[۱۰] اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن نے جہاں ایک طرف اہل کتاب کو وحدت کی دعوت دی ہے وہی پر دوسری طرف ان سے علیحدگی کا اظہار بھی فرمایا ہے۔ سورہ کافرون [۱۱] اس کا ایک بین ثبوت ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ سورہ کافرون دینی تکثیریت کی نفی کا واضح ثبوت ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام مذاہب بالخصوص یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے ماننے والوں پر لازم ہے کہ وہ مذہب کے حوالے سے اپنے روایتی طرز تفکر سے ماوراء ہو کر عقلی بنیادوں پر بھی مذاہب عالم کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ مذاہب کے درمیان فصل کے بجائے وصل کی راہیں ہموار ہوں گی جس سے مذہبی ٹکراؤں سے روکا جا سکتا ہے اور عالمی سطح پر امن وآشتی کا ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے۔

نتائج:

(۱) وحدت الادیان واجب الوجود تک رسائی کا ایک ہی راستہ کا تعین کرتا ہے جبکہ دینی تکثیریت ہر منہج کو مبنی بر حقیقت تصور کرتا ہے۔

(۲) عقیدہ توحید وقیامت پر یکجا ہونے کا مطلب دینی تکثیریت نہیں ہے بلکہ ایک ہی راہ کی تلاش ہے جس پر چل کر خدا تک پہنچا جا سکتا ہے ایسا نہیں کہ الگ الگ راستوں کو اختیار کر کے کوئی یہ کہیں کہ تمام راستے خدا تک پہنچتے ہیں۔

(۳) تمام آسمانی مذاہب (اہل کتاب) کے مابین مساوی ہے لہٰذا کوئی ایک مذہب اپنے آپ کو توحیدی قرار دے کر دوسرے مذاہب کو اس سے خارج نہیں کر سکتا۔

(۵) یہودیت، عیسائیت کے ماننے والوں میں مشرکانہ نظریات کا ہونے سے بھی انکار نہیں کر سکتے ہیں لیکن یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دونوں مذاہب من حیث المذہب توحید خالص کے قائل ہیں۔

(۶) اللہ کے رسول نے اہل کتاب کو جو دعوت دی تھی اس کو دینی تکثیریت کا نام نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ دینی تکثیریت ہوتی تو پھر قرآن" گواہ رہو کہ ہم مسلمان" کا جملہ استعمال نہیں کرتا۔

(۷) تمام الہامی و آسمانی مذاہب کے ماننے والوں کو اہل جہنمی اور کافر نہیں کہا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ توحید اور قیامت کے عقیدہ کے قائل ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ القرآن:۳/۶۴

۲۔ شیرازی، آیت اللہ العظمی ناصر مکارم، تفسیر نمونہ، مترجم: سید صفدر حسین نجفی (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، ربیع الاول ۱۴۱۷ھ) ج ۲، ص ۱۵۲

(3)Knight, Kevin (ed.) The dogma of the Trinity, Catholic Encyclopedia, New Advent

(4) http:// biblehub.com/john/3-16.htm (25 February 2018)

۵۔ القرآن۱۱۲ / ۱-۴

۶۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن (لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، ۲۰۰۵ء) القرآن۱۱۲ / ۱-۴

(7)Hick, An Interpretation of Religion (,New HavenYalen,, University Press,1989) p.364-365

۸۔ تفسیر نمونہ، ج ۲، ص ۱۵۱

۹۔ ایضاً، ج ۲، ص ۱۵۲ ۱۰۔ ایضاً، ج ۲، ص ۱۵۲

۱۱۔ "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ٥لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ٥ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ٥وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ٥ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ٥ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ٥ القرآن:۱۰۹/۱-۶

© rasailojaraid.com